از عدالت عظمی

اوریئنٹل انشورنس کمپنی لمیٹڈ

بنام

سونی چیر یان

19 اگست 1999

[ایس صغیر احمد اور آر پی سیٹھی، جسٹسز]

موٹر وہیکل ایکٹ، 1988 – دفعات 2(13)، 2(14)، 2(31)، 66(1) تیسری شق، 77، 78 اور 79(2) – ٹرک، صرف اس کے معنی کے اندر سامان لے جانے کے لیے بیمہ شدہ ایکٹ اور اس کو جاری کردہ اجازت نامے کے تحت صرف غیر خطرناک سامان لے جانے کے لیے اہل – ایتھر سالوینٹس لے جانے کے دوران ٹرک میں آگ لگ گئی، ایک انتہائی آتش گیر اور خطرناک مادہ – نقصان کے لیے بیمہ کنندہ کے خلاف دعویٰ دائر کیا گیا – روکا گیا، قابل برقرار نہیں – مرکزی موٹر وہیکل قواعد، 1989، قواعد 91(c)، 129، 137، اور میزیں I، II، اور III۔

بیمہ – بیمہ کنندہ کی ذمہ داری – بیمہ پالیسی کی تشریح – بیمہ کنندہ کی ذمہ داری کی حد کا تعین کرنے کے لیے سختی سے سمجھا جانا چاہیے۔

الفاظ اور جملے – ایتھائل ایتھر اور ایتھر – معنی – مرکزی موٹر وہیکلز قواعد 1989 کے تناظر میں

مدعا علیہ کے ٹرک کا بیمہ اپیل کنندہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ ایتھر سالوینٹ کے پیپا لے جاتے ہوئے اس میں آگ لگ گئی۔ مدعا علیہ نے انشورنس کمپنی کے خلاف سود کے ساتھ ایک مخصوص رقم کے لیے ضلع کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل فورم کے سامنے دعوی دائر کیا۔ شکایت مسترد کر دی گئی۔ تاہم ریاستی کمیشن کے سامنے دائر اپیل کو مدعا علیہ کے حق میں منظور کر لیا گیا۔ قومی کمیشن کے سامنے دائر کردہ نظر ثانی کی بھی مدعا علیہ کے حق میں اجازت دی گئی۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا کہ مرکزی موٹر وہیکل قواعد کے جدول III سے قاعدہ 137 میں خطرناک اور زہریلے کیمیکلز کی فہرست موجود ہے اور جدول میں بیان کردہ اشیاء میں سے ایک ایتھائل ایتھر تھی جسے آتش گیر کے طور پر درجہ بند کیا گیا تھا، اور مدعا علیہ کو جاری کردہ پرمٹ کے مطابق، وہ صرف غیر خطرناک اشیاء کی نقل و حمل کر سکتا تھا، اور انشورنس پالیسی میں صرف وہی سامان شامل تھا جو مدعا علیہ کے ذریعے لے جانے کے لیے موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت جائز تھا۔

مدعا علیہ کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا کہ مدعا علیہ کی طرف سے جو لے جایا گیا وہ ایتھر سالوینٹ تھا نہ کہ ایتھائل ایتھر جس کی وضاحت

سنٹرل موٹر وہیکلز قواعد کے قاعدہ 137 میں منسلک جدول III میں نہیں کی گئی تھی۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت۔

منعقد 1: بیمہ کنندہ اور بیمہ شدہ کے درمیان بیمہ پالیسی فریقین کے درمیان معاہدے کی نمائندگی کرتی ہے۔ چونکہ بیمہ کنندہ بیمہ پالیسی کے تحت آنے والے خطرات کی وجہ سے بیمہ کنندہ کو ہونے والے نقصان کی تلافی کرنے کا عہد کرتا ہے، اس لیے بیمہ کنندہ کی ذمہ داری کی حد کا تعین کرنے کے لیے قرارداد کی قیود کو سختی سے سمجھنا پڑتا ہے۔ بیمہ شدہ اس سے زیادہ کسی چیز کا دعوی نہیں کرسکتا جو بیمہ پالیسی میں شامل ہے۔[627-جی-ایچ]

2۔ مدعا علیہ اپنے ٹرک میں ایتھر سالوینٹ لے کر جا رہا تھا، جسے سنٹرل موٹر وہیکلز قواعد 1989 کے جدول III سے قاعدہ 137 میں ایک خطرناک اور انتہائی آتش گیر شے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ مدعا علیہ کو دیئے گئے "اجازت نامے" کے تحت وہ صرف غیر خطرناک اشیاء کی نقل وحمل کرسکتا تھا، اور انشورنس پالیسی میں صرف وہی سامان شامل تھا جو موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت مدعا علیہ کے لیے جائز تھا، اس لیے ریاستی اور قومی کمیشنوں کے ذریعے منظور کیے گئے فیصلے غلط ہیں۔[627-ای-ایف]

3۔ ایتھر سالوینٹ ایتھر کا صرف ایک وضاحتی نام ہے، جو نہ صرف صنعت میں بلکہ کیمیائی تیاری اور تحقیقی لیبارٹریوں میں بھی بڑے پیمانے پر سالوینٹ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ایتھر اور ایتھل ایتھر ایک ہی مادہ ہیں اور "ایتھر" کی اصطلاح "ایتھل ایتھر" کے مترادف استعمال ہوتی ہے۔[A-629؛G-H-628]

ہولیز کنڈینسڈ کیمیکل ڈکشنری، 11 واں ایڈیشن میک گراہل انسائیکلوپیڈیا آف کیمسٹری، دوسرا ایڈیشن، حوالہ دیا گیا۔[628-ای]

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 4913۔

1996 کے آر پی نمبر 580 میں نیشنل کنزیومر زڈسپیوٹس ریڈریسل کمیشن، نئی دہلی کے مورخہ 10.2.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ٹی ایل وی آئیر اور ایم جے پال۔

مدعا علیہ کے لیے سبرامنیم پرساد

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس صغیر احمد، جسٹس۔ مدعا علیہ کے ٹرک کا اپیل کنندہ کے ساتھ بیمہ کرایا گیا تھا۔ 19.4.1994 کو جب ٹرک 15 بیرل ایتھر

سالوینٹس لے کر بمبئی سے علاپوزا جا رہا تھا، اس میں ہبلی کے قریب بسالگو پا میں آگ لگ گئی، جس نے جواب دہندہ کی طرف سے ڈسٹرکٹ کنز یومر ڈسپیوٹ ریڈرسل فورم علاپوزا کے سامنے دعویٰ کی عرضی دائر کی تھی۔ 19.4.1994 سے 18 فیصد سالانہ سود کے ساتھ 275000 روپے کی رقم میں لیکن شکایت کو 30.9.1995 کو خارج کر دیا گیا تھا۔ ایک اپیل، جس کے بعد جواب دہندہ کی طرف سے کیرالہ اسٹیٹ کنز یومر ڈسپیوٹ ریڈرسل کمیشن کے سامنے دائر کی گئی تھی، کو اجازت دی گئی تھی۔ 24.4.1996 اپیل کنندہ کو 19.4.1994 سے 19.4.1994 سے 12 فیصد سود کے ساتھ 193500 روپے کی رقم ادا کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اپیل کنندہ کی طرف سے نیشنل کنز یومر ڈسپیوٹ ریڈریسل کمیشن کے سامنے دائر کی گئی نظر ثانی کو 10.2.1997 کو خارج کر دیا گیا تھا اور اب یہ معاملہ اس عدالت میں اپیل میں ہے۔

مدعا علیہ کے دعوے کی ڈسٹرکٹ کنز یومر ڈسپیوٹس ریڈریسل فورم کے سامنے اپیل کنندہ نے اس بنیاد پر مخالفت کی کہ دعوی انشورنس پالیسی کی قیود کے تحت نہیں تھا کیونکہ مدعا علیہ اپنی گاڑی میں ایتھل ایتھر لے کر جا رہا تھا، جو ایک خطرناک اور انتہائی آتش گیر مادہ ہے، جسے موٹر وہیکل ایکٹ 1988 کے تحت اسے دیئے گئے اجازت نامے کے لحاظ سے مدعا علیہ اپنے ٹرک میں قانونی طور پر نہیں لے جا سکتا تھا۔ بالکل اسی بنیاد پر ڈسٹرکٹ فورم نے اس دعوے کو مسترد کر دیا تھا جس کی، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، ریاستی کمیشن نے اجازت دی تھی۔ قومی کمیشن، جس کے سامنے یہ دلیل دی گئی تھی کہ ایتھر سالوینٹ اور ایتھل ایتھر ایک ہی مادہ ہیں، نے نظر ثانی کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ مرکزی موٹر وہیکل قواعد کے تحت جو ممنوع تھا وہ ایتھل ایتھر تھا اور ریکارڈ پر ایسا کوئی مواد موجود نہیں تھا جس سے یہ ظاہر ہو کہ ایتھل ایتھر ایتھر سالوینٹ جیسا ہی مادہ تھا۔

مدعا علیہ کو اس کے مہندرا الون نسان ٹرک نمبر کے حوالے سے جاری کی گئی انشورنس پالیسی۔ کے ایل – 04 اے 4683، جو ایک پبلک کیریئر کے طور پر رجسٹرڈ تھا، واضح طور پر "استعمال کی حد" کے عنوان کے تحت درج ذیل ہے :

" صرف موٹر وہیکل ایکٹ 1988 کے معنی میں سامان کی نقل و حمل کے لیے"

موٹر وہیکلز ایکٹ 1988 کی دفعہ 2(13) (مختصر طور پر ایکٹ) "سامان" کی تعریف اس طرح کرتی ہے:

" سامان میں مویشی، اور کچھ بھی، (گاڑی کے ساتھ عام طور پر استعمال ہونے والے سامان کے علاوہ) گاڑی کے ذریعے لے جایا جاتا ہے سوائے زندہ افراد کے، لیکن اس میں موٹر کار میں یا موٹر کار سے منسلک ٹریلر میں یا گاڑی میں سفر کرنے والے مسافروں کا ذاتی سامان شامل نہیں ہوتا ہے۔ دفعہ 2(14)" سامان کی گاڑی" کی تعریف اس طرح کرتی ہے:

" گڈز کیریج کا مطلب ہے کوئی بھی موٹر گاڑی جو صرف سامان کی نقل و حمل کے لیے بنائی گئی ہو یا استعمال کے لیے ڈھالی گئی ہو، یا کوئی بھی موٹر گاڑی جو سامان کی نقل و حمل کے لیے استعمال ہونے پر اس طرح تعمیر یا ڈھالی نہیں گئی ہو۔

" دفعہ 2(31) میں پرمٹ کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

"اجازت نامے کا مطلب ہے کسی ریاستی یا علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی یا اس ایکٹ کے تحت اس سلسلے میں مقرر کردہ اتھارٹی کی طرف سے جاری کردہ اجازت نامہ جو موٹر گاڑی کو نقل وحمل کی گاڑی کے طور پر استعمال کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

اس تعریف میں کہا گیا ہے کہ موٹر گاڑی کو ٹرانسپورٹ گاڑی کے طور پر اس وقت تک استعمال نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی یا ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی یا ایکٹ کے تحت اس سلسلے میں مقرر کردہ کسی اور اتھارٹی کی طرف سے اجازت نامہ جاری نہ کیا جائے۔

ایکٹ کا باب 5 نقل وحمل کی گاڑیوں کے کنٹرول سے متعلق ہے۔فقرہ 66(1)،تیسری شق کے ساتھ جو اس معاملے کے لیے متعلقہ ہے، درج ذیل بیان کرتی ہے :

"66۔اجازت نامے کی ضرورت –(1) موٹر گاڑی کا کوئی بھی مالک کسی بھی عوامی جگہ پر گاڑی کو ٹرانسپورٹ گاڑی کے طور پر استعمال یا استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے گا چاہے وہ گاڑی حقیقت میں کسی مسافر یا سامان کو لے کر جا رہی ہو یا نہیں، سوائے اس کے کہ کسی علاقائی یا ریاستی ٹرانسپورٹ اتھارٹی یا کسی مقرر کردہ اتھارٹی کے ذریعہ دیئے گئے یا جوابی دستخط شدہ اجازت نامے کی شرائط کے مطابق جو اسے اس جگہ پر گاڑی کے استعمال کا اختیار دیتا ہے جس انداز میں گاڑی استعمال کی جا رہی ہے :

اس کی فراہمی کی-----------

مزید فراہم کی-------------

بشرطیکہ یہ بھی کہ سامان کی نقل وحمل کا اجازت نامہ، اجازت نامے میں بیان کردہ کسی بھی شرط کے تابع، مدعی کو اس کے ذریعے کی جانے والی تجارت یا کاروبار کے لیے یا اس کے سلسلے میں سامان کی نقل وحمل کے لیے گاڑی استعمال کرنے کا اختیار دے گا۔

دفعہ 77 میں غور کیا گیا ہے کہ سامان کی نقل وحمل کے لیے موٹر گاڑی کو استعمال کرنے کے لیے اجازت نامے کی درخواست میں، خاص طور پر، سامان کی نوعیت شامل ہوگی جو اسے لے جانے کے لیے تجویز کی گئی ہے۔

دفعہ 78 میں کہا گیا ہے کہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی، مال بردار اجازت نامے کے لیے درخواست پر غور کرتے ہوئے، معاملات کا خیال رکھے گی، یعنی:

"(a) انسانی زندگی کے لیے ان کی خطرناک یا خطرناک نوعیت کے خصوصی حوالے سے لے جانے والے سامان کی نوعیت؛

(b) انسانی زندگی کی حفاظت کے خصوصی حوالے سے لے جانے والے کیمیکلز یا دھماکہ خیز مواد کی نوعیت۔

دفعہ 79 میں کہا گیا ہے کہ علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی سامان لے جانے کا اجازت نامہ دے سکتی ہے اور اس کے ذیلی دفعہ (2) میں بیان کردہ کسی بھی ایک یا زیادہ شرائط کو اجازت نامہ سے منسلک کر سکتی ہے۔ ذیلی دفعہ (2) کا متعلقہ حصہ ذیل میں پیش کیا گیا ہے :

"(2) علاقائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی، اگر وہ سامان کی نقل وحمل کا اجازت نامہ دینے کا فیصلہ کرتی ہے، تو اجازت نامہ دے سکتی ہے اور اس ایکٹ کے تحت بنائے جانے والے کسی بھی قواعد کے تابع، اجازت نامے کے ساتھ درج ذیل میں سے کوئی ایک یا زیادہ شرائط منسلک کر سکتی ہے، یعنی:

(i)------------

(ii)-----------

(iii) یہ کہ مخصوص نوعیت کا سامان نہیں لے جایا جائے گا۔

(iv)-----------

(v)------------

(vi)-----------

(vii)-----------

(viii)----------

(ix)----------"

مدعاعلیہ، اسے دیئے گئے اجازت نامے کے تحت، اعتراف کے ساتھ، "ہر قسم کا غیر خطرناک سامان، بشمول مچھلی، سوائے ممنوع کے" لے جا سکتا تھا۔

سنٹرل موٹر وہیکلز قواعد 1989 کا باب پنجم موٹر گاڑیوں کی تعمیر، آلات اور دیکھ بھال سے متعلق ہے۔ قاعدہ 91 (سی) "خطرناک یا پرخطر سامان" کی تعریف اس طرح کرتا ہے:

" خطرناک یا پرخطر سامان کا مطلب انسانی زندگی کے لیے خطرناک یا خطرناک نوعیت کا سامان ہے جو ٹیبل I، II اور III سے قاعدہ 137 میں بیان کیا گیا ہے۔

قاعدہ 129 انسانی زندگی میں خطرناک یا پرخطر نوعیت کے سامان کی نقل وحمل سے متعلق ہے۔

جدول I سے لے کر قاعدہ 137 تک وہ لیبل موجود ہیں جو گاڑی پر ان کے ذریعے لے جانے والے خطرناک یا پرخطر سامان کے سلسلے

میں دکھائے جانے چاہئیں۔ جدول II آتش گیر کیمیکلز کے حوالے سے اشارے کے معیار کو بیان کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل معیارات ہیں :

"(b) آتش گیر کیمیکل:

(i) آتش گیر گیسیں: وہ کیمیکل جو گیس کی حالت میں عام دباؤ پر اور ہوا کے ساتھ مل کر آتش گیر ہو جاتے ہیں اور جن کا ابلتا ہوا نقطہ عام دباؤ پر 20 ڈگری سیلسیس یا اس سے نیچے ہوتا ہے۔

(ii) انتہائی آتش گیر مائع: ایسے کیمیکل جن کا نقطہ اشتعال 21 ڈگری سیلسیس سے کم ہوتا ہے اور جس کا ابلتا ہوا نقطہ عام دباؤ پر 20 ڈگری سیلسیس سے اوپر ہوتا ہے۔

(iii) آتش گیر مائع: ایسے کیمیکل جن کا فلیش پوائنٹ 55 ڈگری سیلسیس سے کم ہوتا ہے اور جو دباؤ میں مائع رہتے ہیں، جہاں پروسیسنگ کے مخصوص حالات، جیسے کہ ہائی پریشر اور ہائی ٹمپریچر، حادثات کے بڑے خطرات پیدا کر سکتے ہیں۔

جدول III میں خطرناک اور زہریلے کیمیکلز کی فہرست موجود ہے۔ اس جدول میں بیان کردہ اشیاء میں سے ایک ایتھائل ایتھر ہے جسے اسی جدول میں آتش گیر کے طور پر درجہ بند کیا گیا ہے۔

تسلیم شدہ طور پر، مدعا علیہ کے پاس ایتھر سالوینٹ تھا جسے ایک خطرناک اور انتہائی آتش گیر شے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ چونکہ مدعا علیہ کو دیئے گئے اجازت نامے کے تحت وہ صرف غیر خطرناک اشیاء کی نقل و حمل کر سکتا تھا، اور انشورنس پالیسی میں صرف وہی سامان شامل تھا جو موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت مدعا علیہ کو لے جانے کی اجازت تھی، اس لیے ریاستی اور قومی کمیشنوں کے ذریعے بالترتیب 24.4.1996 اور 10.2.1997 کے فیصلے غلط ہیں۔

بیمہ کنندہ اور بیمہ شدہ کے درمیان بیمہ پالیسی فریقین کے درمیان معاہدے کی نمائندگی کرتی ہے۔ چونکہ بیمہ کنندہ بیمہ پالیسی کے تحت آنے والے خطرات کی وجہ سے بیمہ کنندہ کو ہونے والے نقصان کی تلافی کرنے کا عہد کرتا ہے، اس لیے بیمہ کنندہ کی ذمہ داری کی حد کا تعین کرنے کے لیے قرارداد کی قیود کو سختی سے سمجھنا پڑتا ہے۔ بیمہ شدہ اس سے زیادہ کسی چیز کا دعویٰ نہیں کر سکتا جو بیمہ پالیسی میں شامل ہے۔ اس طرح ہونے کی وجہ سے بیمہ شدہ کو بھی پالیسی کی قانونی حدود یا قیود کے مطابق سختی سے کام کرنا ہوگا جو اس میں واضح طور پر بیان کی گئی ہیں۔

فوری معاملے میں، "استعمال کی حدود" کی وضاحت کرتے ہوئے، یہ واضح طور پر ذکر کیا گیا تھا کہ اس پالیسی کا مقصد صرف سامان کی نقل و حمل کا احاطہ کرنا تھا جیسا کہ موٹر وہیکل ایکٹ 1988 کے معنی میں بیان کیا گیا ہے۔ قانون کے تحت مدعا علیہ کو دیا گیا اجازت نامہ سامان کی نوعیت کی وضاحت کرتا ہے جسے وہ گاڑی میں لے جا سکتا ہے۔ اجازت نامے میں ہی یہ فراہم کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ "ہر قسم کا غیر خطرناک سامان لے جا سکتا ہے جس میں مچھلی بھی شامل ہے سوائے ممنوع کے"۔ یہ واضح ہے کہ اجازت نامہ خطرناک سامان لے جانے

کے لیے نہیں دیا گیا تھا۔ یہ پہلے ہی اوپر واضح کیا جا چکا ہے کہ ایتھر جسے مدعا علیہ اپنی گاڑی میں لے جا رہا تھا وہ خطرناک مادہ ہے جو قاعدہ 137 کے تحت جدول III میں اشارہ کیا گیا ہے۔ لہذا، مدعا علیہ کے خلاف ایک مخصوص ممانعت تھی جو اس کی گاڑی میں ایک خطرناک، اور وہ بھی، آتش گیر چیز لے جانے کے خلاف تھی، جسے اسے دیئے گئے اجازت نامے کے تحت، صرف موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت غیر خطرناک سامان لے جانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا تھا۔

مدعا علیہ کی جانب سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، مسٹر ٹی ایل وشوناتھ ایئر نے دلیل دی ہے کہ مدعا علیہ کی طرف سے جو کچھ اٹھایا جا رہا تھا وہ ایتھر سولوینٹ تھا جس کی وضاحت قاعدہ 137 میں منسلک جدول III میں نہیں کی گئی ہے اور جو اس میں بیان کیا گیا ہے وہ ایتھر ہے جو کہ مکمل طور پر ایک مختلف مادہ ہے اور اس لیے ایتھر سولوینٹ کو لے جانا ممنوع نہیں تھا اور اسے ایک خطرناک مادہ نہیں سمجھا جا سکتا تھا کیونکہ جدول III میں اس کی وضاحت نہیں کی گئی تھی۔

ہم اس دلیل کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ایتھر ایک کیمیائی مادہ ہے۔ ہولے کی گاڑھا ہوا کیمیکل ڈکشنری کے گیارہویں ایڈیشن میں۔ ایتھر کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے :

"ایتھر – نامیاتی مرکبات کی ایک کلاس جس میں ایک آکسیجن ایٹم سالماتی ڈھانچے میں دو کاربن ایٹموں (نامیاتی گروپوں) کے درمیان مداخلت کرتا ہے جو عام فارمولا آر او آر دیتا ہے۔ وہ پانی کے خاتمے سے الکحل سے حاصل کیے جا سکتے ہیں، لیکن اہم طریقہ اولیفن کی اتپریرک ہائیڈریشن ہے۔ سیریز کا صرف سب سے نچلا ممبر، میتھائل ایتھر، گیسی ہے۔ زیادہ تر مائع ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ ممبر ٹھوس (سیلولوز ایتھر) ہوتے ہیں۔ "ایتھر" کی اصطلاح اکثر "ایتھل ایتھر" کے مترادف استعمال ہوتی ہے اور یہ اس کا قانونی لیبل نام ہے۔

میک گراہل انسائیکلوپیڈیا آف کیمسٹری، دوسرا اشاعت میں، یہ بیان کیا گیا ہے کہ "ایتھر" کیمیائی تیاری اور تحقیقی لیبارٹری دونوں میں سالوینٹس کے طور پر بڑے پیمانے پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ سب سے اہم ایتھر ایتھل ایتھر ہے۔ ایتھل ایتھر کو بیان کرتے ہوئے، اس انسائیکلوپیڈیا میں اس کا ذکر ذیل میں کیا گیا ہے :

"ایتھروں میں سب سے مشہور ایتھل ایتھر ہے، جسے بعض اوقات ڈائیتھل ایتھر یا صرف ایتھر، CH3 CH2 OCH2 CH3 کہا جاتا ہے۔ یہ صنعت میں سالوینٹ کے طور پر اور طب میں اینستھیٹک کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔"

مذکورہ بالا کے پیش نظر، یہ واضح ہے کہ ایتھر سالوینٹ صرف ایتھر کا ایک وضاحتی نام ہے جو نہ صرف صنعت میں بلکہ کیمیائی تیاری اور تحقیقی لیبارٹریوں میں بھی بڑے پیمانے پر سالوینٹ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ایتھر اور ایتھل ایتھر ایک ہی مادہ ہیں اور "ایتھر" کی اصطلاح "ایتھل ایتھر" کے مترادف استعمال ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا کے پیش نظر، اپیل کی اجازت ہے۔ ریاستی اور قومی کمیشنوں کے ذریعے بالترتیب منظور کردہ 24.4.1996 اور

10.2.1997 کے فیصلے اور احکامات کو کالعدم قرار دیا گیا ہے، جبکہ ڈسٹرکٹ کنزیومر ڈسپیوٹس ریڈریسل فورم، اللاپوزا کے ذریعے منظور کردہ 30.9.1995 کے فیصلے کو بحال کیا گیا ہے جس کے ذریعے شکایت (مدعا علیہ کی دعوی درخواست) کو درست طریقے سے مسترد کر دیا گیا تھا۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔ کے۔ ایس

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this
document